بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۵ شوال ۱۳۸۸ھ ۵ صلح ۱۳۴۸ ہش ۵ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۵

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "فلو" کا ہلکا سا اثر ابھی چل رہا ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-- ربوہ ۴ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-- ربوہ ۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ نیا سال نئی برکتوں کے ساتھ آگیا ہے۔ یہ سال نئی ذمہ داریاں بھی پہلے سے بڑھ کر لیکر آیا ہے۔ اور انعامات کے وعدے اور بشارتیں بھی پہلے سے زیادہ لیکر آیا ہے۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ

(سورہ محمد آیت ۱۸)

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ مومن کسی ایک جگہ پر ٹھہرتا نہیں بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے اور یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ یہ نیا سال ہمارے لئے پہلے سے زیادہ برکتوں والا سال ہو۔ پہلے سے زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب پانے والے ہوں اور ہمارے دلوں میں اس کی محبت پہلے سے زیادہ شدت اختیار کرے۔

-- ربوہ ۴ صلح۔ کم و بیش اسی زائرین کا قافلہ آج صبح نو بجے مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی قیادت میں قادیان کے لئے روانہ ہوگیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے آج پونے نو بجے صبح دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں تشریف لاکر جملہ زائرین کو شرف معانقہ بخشا اور اجتماعی دعا کرکے انہیں رخصت فرمایا۔ یہ سب احباب ۶، ۷، ۸ صلح ۱۳۴۸ ہش کو قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

خدائی رحمتوں اور برکتوں سے مالامال کرنیوالا

جماعت احمدیہ کا مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ

محبت و اطاعت اور قربانی و فدائیت کی نہایت ہی درخشندہ مثال

ایثار پیشہ احمدی خواتین کی طرف سے ۷۵ ہزار سے زائد روٹیاں پکانے کا عظیم الشان کارنامہ

(۵)

امسال جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر ایثار پیشہ احمدی خواتین کو اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے محبت و اطاعت اور قربانی و فدائیت کی ایک نہایت ہی درخشندہ مثال قائم کر دکھانے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے ۷۵ ہزار سے زائد روٹیاں پکا کر یہ ثابت کر دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی راہ میں کسی بھی قربانی سے خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو دریغ نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر آواز پر بدل و جان لبیک کہتے ہوئے ہر قربانی بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔

عظیم الشان کارنامہ اور اس کا پس منظر

ایثار پیشہ احمدی خواتین اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے بھی بیرونی ممالک میں اپنے خرچ پر تین عالی شان مساجد تعمیر کرا کے اور متعدد دیگر تحریکات پر والہانہ لبیک کہہ کے اپنی محبت و عقیدت اور جذبہ قربانی و فدائیت کا بارہا ثبوت دے چکی ہیں۔ امسال روٹیاں پکا پکا کران کے انبار لگانے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے کر انہوں نے اپنے کارناموں کے ریکارڈ میں ایک اور گراں قدر اور قابل ستائش کارنامے کا اضافہ کر دکھایا۔ ان کے لئے یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینا کیونکر ممکن ہوا اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کے لئے ایک سال قبل جماعت احمدیہ کے ۷۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پیش آنے والے بظاہر ایک ناگوار لیکن اپنے نتائج کے اعتبار سے خوشگوار واقعہ کو یاد دلانا ضروری ہے۔

احباب کو یاد ہوگا کہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۰-۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کی درمیانی رات دارالصدر کے مرکزی لنگرخانہ کے نانبائیوں نے سراسر غیر متوقع اور انتہائی افسوسناک طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اچانک کام کرنے سے انکار کر دیا تھا جس کی وجہ سے وقتی طور پر روٹی کی شدید قلت پیدا ہوگئی تھی اس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کی صبح کو احباب کو صرف ایک ایک روٹی فی کس پر اکتفا کرنے کی تلقین فرمائی تھی جس پر کما حقہ عمل پیرا ہوتے ہوئے جلسہ پر تشریف لانے والے ہزارہا احباب نے قربانی و ایثار اور اطاعت و خدمت کی نہایت اعلیٰ مثال قائم کر دکھائی تھی۔ ہر چند کہ اس وقت حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت و نگرانی محترم سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے انتہائی دوڑ دھوپ اور شانی سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نئے نانبائیوں کا انتظام کرکے لنگر کے انتظام میں مزید خلل واقع ہونے کا سدباب کر لیا تھا۔ اور باقی ایام جلسہ میں کوئی دقت پیش نہ آئی تھی۔ تاہم حضور نے وقتی ہدایات پر اکتفا نہ کرتے ہوئے جلسہ کے بعد ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء کے خطبہ جمعہ میں بعض مستقل نوعیت کی تفصیلی ہدایات بھی دی تھیں۔ تاکہ آئندہ اول تو ایسی ناگوار صورت حال پیش نہ آئے۔ اور اگر پیش آ بھی جائے تو اس کا فوراً تدارک ہوسکے۔

حضور ایدہ اللہ کی مبارک تحریک

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دیں۔ ان میں سے ایک ہدایت خاص ربوہ کی مستورات کے لئے تھی۔ اور ایک اور ہدایت کا تعلق جلسہ کے موقعہ پر بیرونجات سے آنے والی خواتین سے تھا۔ جہاں تک ربوہ کی مستورات کا تعلق ہے ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"دوسری چیز یہ ہے کہ اہالیان ربوہ کم و بیش دو اڑھائی ہزار مکانوں میں رہتے ہیں۔ مجھے چھ سو ایسے رضاکار مکان چاہئیں کہ جب ضرورت پیش آئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ صلح ۱۳۴۸ ہش

کلام اللہ کے الفاظ

(۲)

اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو نہایت صاف صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ انسان کے حواس تو اللہ تعالےٰ کو نہیں پاسکتے۔ مگر اللہ تعالےٰ انسان کے حواس پر نازل ہو سکتا ہے۔ فرماتا ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ

اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انسان کے حواس پر تسلط کر سکتا ہے۔ یعنی اس کو اپنا مطلب آنکھوں سے بذریعہ کشف دکھا سکتا ہے۔ اپنا کلام بذریعہ کانوں کے سنوا سکتا ہے۔ وقس علیٰ ھذا چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب سماع کے ذریعہ سے کوئی خبر دی جاتی ہے تو اسے وحی کہتے ہیں اور جب رؤیت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اُسے کشف کہتے ہیں۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک ایسا امر ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق صرف قوتِ شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے۔ جیسے یوسفؑ کی نسبت حضرت یعقوبؑ کو خوشبو آئی تھی۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ

اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اسے محسوس کرتا ہے۔ گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ اپنی باتیں ظاہر کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۳۶۴ و ص۳۶۵)

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ انسانی حواس پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اور اپنا مفہوم ان حواس کی صلاحیت کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔ یعنی وہ اگر کوئی حقیقت انسان کو اس کی آنکھوں سے دکھانا چاہے۔ تو ایسا کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کے کانوں کے ذریعہ سنانا چاہے تو سنا سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ کان جو کچھ سنیں گے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ ہی ہوں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ

اور کسی بشر کی توفیق نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر ہاں یا تو وحی سے یا کسی پردے سے یا کسی فرشتہ (قاصد) کو بھیجکر جو وحی پہنچا دے اللہ تعالےٰ کے حکم سے جو اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ بے شک وہ بہت اعلیٰ ہے اور حکمت والا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ وحی سے رؤیا اور کشوف سے یا فرشتہ کے ذریعہ سے کلام کرتا ہے۔ اس بیان سے بالبداہت اس امر کی نفی ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ صرف مفہوم القا کرتا ہے۔ اگر صرف مفہوم القا کرنے کا سوال ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ ان مختلف ذرائع کا ذکر نہ کرتا۔ جن سے وہ اپنا کلام انسانوں کو پہنچاتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ قرآن کریم کو اپنا کلام کہتا ہے۔ تو واضح ہے کہ الفاظ بھی اللہ تعالےٰ کے ہی ہوتے ہیں ورنہ انسان کے دل میں تو طرح طرح کے خیالات گھومتے رہتے ہیں۔ جن کو ادیب یا شاعر اپنی زبان میں بیان کرتے ہیں:

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ (مسلم کتاب البر والصلة)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے:

وہ کو بکو۔ وہ چارسو۔ وہ سو بسو

وہ کو بکو۔ وہ چارسو۔ وہ سو بسو
حق "کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَان" اللہ ہو

بے شک وہ آنکھوں کو نظر آتا نہیں
پر کان سن سکتے ہیں اس کی گفتگو

غافل نمازِ عشق ہوتی ہے ادا
جب آنکھ کے پانی سے ہو تیرا وضو

وہ آنکھ کا پانی مگر اکسیر ہے
جس آنکھ کے پانی میں ہو دل کا لہو

تنویر ہے دامانِ رحمت بیکراں
لَاتَقْنَطُوْا۔ لَاتَقْنَطُوْا۔ لَاتَقْنَطُوْا

تنویر

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۸ء کو عزیزم ملک محمد وسیم صاحب ایم۔ اے ابن ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کا نکاح عزیزہ امۃ الحلیم صاحبہ بی۔ اے بنت محترم حکیم فیروز الدین صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر مولوی علی محمد صاحب مسلم نے رینالہ خورد میں پڑھا۔ عزیزہ امۃ الحلیم ساجدہ مکرم محمد احمد صاحب حامی ایم۔ ایس سی اسسٹنٹ منیجر گلیکسو فیکٹری رینالہ خورد کی چھوٹی ہمشیرہ ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(امۃ الغنی ربوہ)

خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء)

(قسط نمبر ۳)

(۳) حضرت سید اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور کتاب منصبِ امامت میں خلافتِ راشدہ کے مقام اور مرتبہ کے بارے میں نیز خلفاء کی اطاعت کے متعلق مفصل بحث فرمائی ہے مضمون کی مناسبت سے میں اِس جگہ صرف پانچ حوالے ذکر کرتا ہوں۔ حضرت مولانا سید اسمٰعیل شہید تحریر فرماتے ہیں :-

(۱) خلافتِ راشدہ نعمتِ ربّانی ہے۔

فرمایا :-

"امامتِ تامہ کو خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اور خلافتِ رحمت بھی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب امامت کا چراغ شیشۂ خلافت میں جلوہ گر ہوا تو نعمتِ ربّانی بنی نوع انسان کی پرورش کے لئے کمال تک پہنچی اور کمال روحانی اس رحمتِ ربّانی کے کمال کے ساتھ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ آفتاب کی مانند چمکا!"

(منصبِ امامت صفحہ ۷۹)

(۲) خلیفۂ راشد کی شان و عظمت کے بیان میں لکھتے ہیں :-

"خلیفۂ راشد سایۂ ربّ العٰلمین، ہمسایہ انبیاء مرسلین، سرمایہ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز۔ تمام وجوہ سے باعثِ فخر اور اربابِ عرفان کا افسر ہے۔ دفتر افراد اس کا سر ہے اس کا دل تجلیٔ رحمٰن کا عرش اور اس کا سینہ رحمتِ وافرہ اور اقبالِ جلالتِ یزدان کا پَرتَو ہے۔ اس کی مقبولیت جمالِ ربّانی کا عکس ہے اس کا قہر تیغ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے اس سے اعراض معارضۂ تقدیر اور اس سے مخالفت مخالفتِ ربِّ قدیر ہے جو کمال اس کی خدمتگزاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پُر از خلل۔ اور جو علم اس کی تعظیم و تکریم کے بیان میں نہ لایا گیا سراسر وہم باطل و محال ہے جو صاحبِ کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکتِ حق تعالےٰ پر مبنی ہے اہلِ کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں۔"

(منصبِ امامت صفحہ ۸۶-۸۷)

(۳) لکھتے ہیں کہ

{ خلیفۂ وقت کا حکم واجب الاتباع اور اصول دین سے ہے }

تحریر فرمایا :-

"شرع مجموعہ کتاب اللہ و سنتِ رسول اور احکام خلیفۃ اللہ سے مستفاد شدہ امور سے مراد ہے پس جیسا کہ کتاب و سنت اصولِ دینِ متین سے ہے ایسا ہی حکم امام بھی ادلۂ شرع متین سے ہے اور جس طرح سنت کو کتاب اللہ سے دوسرا درجہ حاصل ہے ایسا ہی حکم امام، سنتِ رسول سے دوسرے درجہ پر ہے پس اصل کتاب اللہ ہے اور اسے واضح کرنے والی سنتِ نبوی اور اس کا مبیّن امام ہے۔ کتاب اللہ پر ایمان سب سے اوّل ہے اور ایمان بالرسول بعدہ اور خلیفۃ اللہ پر یقین تیسرے درجہ پر ہے۔۔۔۔ اسی بناء پر علماءِ امت نے اطاعتِ امام کو غیر مخصوصہ مقام میں صحتِ قیاس پر موقوف نہیں رکھا بلکہ اس کی اطاعت کو باوجود اس کے ضعیف قیاس کے بھی واجب جانا ہے اور اس کے مخالف کو اگرچہ اس کا قیاس امام کے قیاس سے اظہر اور قوی ہو جائز نہیں رکھا اور اس میں راز یہی ہے کہ اس کا حکم بذاتہ اصولِ دین سے ایک اصل ہے اور ادلّۂ شرعیہ سے ایک دلیل ہے جو صحیح قیاس سے قوی ہے۔"

(منصب امامت صفحہ ۹۱)

(۴) خلیفۂ راشد اور باقی صلحاء میں نسبت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"امام، رسول کے سعادتمند فرزند کی مانند ہے۔ اکابر امّت و بزرگانِ ملّت ملازموں اور خدمتگاروں اور جاں نثار غلاموں کی مانند ہیں پس جس طرح تمام اکابر سلطنت و ارکان مملکت کے لئے شہزادۂ والا قدر کی تعظیم ضروری اور اس سے توسل واجب ہے اور اس سے مقابلہ کرنا نمک حرامی کی علامت اور اس پر مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے ایسا ہی ہر صاحبِ کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادتِ دارین کا باعث ہے اور اس کے حضور میں اپنے علم و کمال کو کچھ سمجھ بیٹھنا دونوں جہان کی شقاوت ہے اس کے ساتھ یگانگت رکھنا رسول سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو خود رسول سے بیگانگی ہے۔"

(منصب امامت صفحہ ۸۷)

(۵) فرمایا کہ

خلیفہ راشد سب کا مطاع ہے۔

لکھتے ہیں کہ

"خلیفۂ راشد رسول کے فرزند ولیعہد کی بجائے اور دوسرے ائمۂ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے پس جیسا کہ تمام فرزندوں کی سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتب پاسداری وہی خدمت گزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے ہیں وہ بتمامہ اپنے باپ کے جانشین بھائی سے بجالائیں اور اسے اپنے باپ کی جگہ شمار کریں اور اس کے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں۔"

(منصب امامت صفحہ ۹۳)

(۶) اس جگہ مناسب ہے کہ خلافتِ راشدہ کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے مولانا ابو الکلام آزاد کا بھی ایک حوالہ پیش کر دیا جائے آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"اسی طرح نبوت کا مقام تعلیم و تربیت امّت کی مختلف قوتوں سے مرکب تھا قرآن حکیم نے ان کو تین اصولی قسموں میں بانٹ دیا ہے۔ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ۔ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ (۶۲-۳) تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم کتاب و حکمت۔ خلفاء راشدین ان تینوں منصبوں میں وجود نبوت کے نائب تھے وہ منصب اجتہاد و قضاء شرح کے ساتھ قوتِ ارشاد و تزکیہ و تربیت بھی رکھتے تھے۔ وہ ایک صاحبِ وحی کی طرح خدا کے کلام کی منادی کرتے ایک نبی کی طرح دلوں اور رُوحوں کو پاکی بخشتے اور ایک رسول کی طرح تعلیم کتاب اور حکمت و سُنّت سے امت کی تربیت و پرورش کرنے والے تھے وہ ایک ہی وجود میں ابوحنیفہؒ و شافعیؒ بھی تھے اور جنیدؒ اور شبلیؒ بھی نخعیؒ و حمادؒ بھی تھے اور ابن معینؒ و ابن راہویہؒ بھی جسموں کا نظام بھی انہی کے ہاتھوں میں تھا دلوں کی حکمرانی بھی انہی کے قبضہ میں تھی یہی حقیقی اور کامل معنی منصب نبوت کی نیابت کے ہیں اور اسی لئے انکا وجود اور ان کے اعمال بھی اعمالِ نبوت کا ایک آخری جزء تھے کہ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اور اسی لئے "وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ" کے حکم میں نہ صرف سُنّتِ عہدِ نبوت بلکہ خلافتِ راشدہ و خاصّہ کی سُنّت بھی داخل ہوئی۔ اور شرح اس سرِّ الٰہی کی بہت طولانی ہے یہاں محض اشارات مطلوب "

(مسئلۂ خلافت از ابو الکلام آزاد صفحہ ۲۰ تا ۲۱)
(مطبوعہ خیابان عرفان کچہری روڈ لاہور)

(۳)

تقریر کے عنوان میں دوسرا جزو "تجدید دین" ہے اس لفظ کا اشارہ اسی حدیث مجدد کی طرف ہے جسے سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ تجدید شئی کا لغوی مفہوم دو طرح سے لیا گیا ہے۔ چیز معدوم یا کالمعدوم ہو اسے نیا وجود بخشا جائے۔ چیز خراب و خستہ حالت میں ہو اسے صاف ستھرا کر کے نئی کی طرح بنا دیا جائے

اس وسعت مفہوم کے لحاظ سے درحقیقت جملہ انبیاءؑ ہی قیام حقائق کے لحاظ سے مجدّد ہیں۔ اسی لغوی مفہوم کے لحاظ سے ان پر مطلق مجدد کا اطلاق بالکل روا اور درست ہے اس نقطۂ نظر سے سید الانبیاء والمرسلین سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے مجدّد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے۔ جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص۲ یکم نومبر ۱۹۰۴ء)

اس مفہوم کے لحاظ سے انبیاء بنی اسرائیل بھی زمرۂ مجددین میں شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ شریعتِ موسوی کی تجدید ہزارہا نبیوں کے ذریعہ سے کرتا رہا ہے اور گو وہ صاحب کتاب نہ تھے مگر مجدد شریعت موسوی تھے۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد ۶ حصہ اوّل ص۱ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

باقی رہی مشہور حدیث مجدد المائۃ والی۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ سَو سال پر آنے والے مجدد کی حدیث اہلِ سنّت اور اہل تشیع کے ہاں مسلّم ہے۔ سنّیوں کے ہاں وہ صحاح ستہ میں سے ابو داؤد میں مروی ہے اور شیعوں کے ہاں صحاح اربعہ میں سے فروع کافی جلد ۲ ص۱۹۲ پر درج ہے لیکن ہر دو فرقوں میں صدیوں کے مجددین کے ناموں کی تعیین میں سخت اختلاف ہے بلکہ خود اہل سنّت میں بھی بجز دو تین ناموں کے کسی پر سب کا اتفاق نہیں ہے۔ امام محمد طاہر مؤلف مجمع البحار لکھتے ہیں:۔

وَ کُلُّ فِرْقَۃٍ حَمَلُوْہُ
عَلٰی اِمَامِھِمْ۔

کہ ہر فرقے کے لوگوں نے اس کو اپنے اپنے امام پر منطبق کیا ہے۔

(مجمع البحار جلد ۱ ص۱۷۷)

امام ابن کثیر کا قول ہے:۔

"قَدْ ذَکَرَ کُلُّ طَائِفَۃٍ
مِّنَ الْعُلَمَاءِ فِیْ رَأْسِ
کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ عَالِمًا
مِّنْ عُلَمَائِھِمْ یُنَزِّلُوْنَ
ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَلَیْہِ۔"

(درجات مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد مطبوعہ مصر ص۱۸۱ نیز دیکھیں حجج الکرامہ ص۱۴۰)

کہ علماء کے ہر گروہ نے ہر سَو سال میں مجدد مبعوث ہونے والی حدیث کو اپنے اپنے کسی عالم پر چسپاں کر رکھا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے حدیثِ نبوی کے ذکر کے بعد فرمایا ہے:۔

فَکَانَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَلٰی رَأْسِ
الْمِائَۃِ الْاُوْلٰی وَاَرْجُوْ
اَنْ یَّکُوْنَ الشَّافِعِیُّ
عَلٰی رَأْسِ الْمِائَۃِ
الْاُخْرٰی۔

کہ حضرت عمر بن عبد العزیز پہلی صدی کے مجدد تھے اور مجھے امید ہے کہ حضرت امام شافعی دوسری صدی کے مجدّد ہوں گے۔"

(درجات مرقاۃ الصعود مطبوعہ مصر ص۱۸۱)

بعض علماء سلف نے یہ مسلک اختیار کر رکھا ہے:۔

اِنَّ الْاَوْلٰی اَنْ یُّحْمَلَ
الْحَدِیْثُ عَلٰی عُمُوْمِہٖ
فَلَا یَلْزَمُ اَنْ یَّکُوْنَ
الْمَبْعُوْثُ عَلٰی رَأْسِ
الْمِائَۃِ رَجُلًا وَاحِدًا
بَلْ قَدْ یَکُوْنُ وَاحِدًا
فَاَکْثَرَ۔"

(درجات مرقاۃ الصعود مطبوعہ مصر ص۱۸۱)

کہ بہتر یہ ہے کہ اس حدیث کو عموم پر رکھا جائے اور یہ ضروری نہ سمجھا جائے کہ ہر صدی کے سر پر ضرور ایک ہی شخص مبعوث ہو بلکہ کبھی ایک اور کبھی زیادہ ہو سکتے ہیں۔

امام سیوطی کا ایک مشہور قصیدہ ہے جسے نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال نے بھی اپنی کتاب حجج الکرامہ میں نقل کیا ہے اس قصیدہ کے رُو سے صدیوں والے مجدّدین کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

پہلی صدی حضرت عمر بن عبد العزیز
دوسری صدی امام شافعی
تیسری صدی ابن شریح
چوتھی صدی امام باقلانی یا اسفرائینی
پانچویں صدی امام رازی
چھٹی صدی امام رافعی
ساتویں صدی ابن دقیق العید
آٹھویں صدی امام بلقینی
نویں صدی خود امام سیوطی

(حجج الکرامہ ص۱۳۸)

نواب صدیق حسن خان صاحب نے بعد کی صدیوں کے لئے حضرت شیخ احمد سرہندی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، محمد بن عبد الوہاب النجدی، مولانا سید اسمٰعیل شہید، حضرت سید احمد صاحب بریلوی وغیرہ کا صدی وار ذکر کیا ہے اور آخر کار لکھا ہے:۔

"بر سر مائۃ چہار دھم کہ
دہ سال کامل آنرا باقی است
اگر ظہور مہدی علیہ السلام و
نزول عیسےٰ صورت گرفت
پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند۔"

(حجج الکرامہ ص۱۳۹)

علامہ علی بن سلیمان الدمنتی نے امام سیوطی کی کتاب مرقاۃ الصعود کے خلاصہ میں طلاصہ میں لکھا ہے کہ بالعموم علماء حُسنِ ظن کی بناء پر کسی کو مجدد صدی قرار دیتے رہے ہیں اس لئے ہر صدی میں کئی کئی اشخاص اس حدیث کا مصداق قرار پائے ہیں۔ ہاں:۔

فَقَدْ یَکُوْنُ وَاحِدًا
بِالْعَالَمِ کُلِّہٖ کَعُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
لِانْفِرَادِہٖ بِالْخِلَافَۃِ
وَکَالْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ
لِاِجْمَاعِ الْمُحَقِّقِیْنَ
عَلٰی اَنَّہٗ اَعْلَمُ اَھْلِ
زَمَانِہٖ۔

(درجات مرقاۃ الصعود ص۱۸۲)

کبھی کبھی دنیا بھر میں ایک ہی مجدد بھی ہوا ہے جیسا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز سارے عالمِ اسلام میں اکیلے مجدّد تھے کیونکہ وہ اکیلے خلیفۂ وقت تھے یا جیسے امام شافعی ہیں کیونکہ محققین کا اجماع ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑے عالم تھے۔"

ہمارے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ لغوی طور پر سب نبی مجدد ہیں اور ان سب میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم مجدّدِ اعظم ہیں۔ درمیانی صدیوں کے سروں پر آنے والے مجدّدین کے بارے میں علماءِ امّت مختلف ہیں اور ان کی بالاتفاق تعیین سخت مشکل ہے ہاں صرف حضرت عمر بن عبد العزیز جو خلیفۂ وقت بھی تھے وہ بلا اختلاف صدی کے بھی مجدد تھے۔ اس جگہ یہ مسئلہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جب خلافتِ راشدہ موجود ہو تو کسی علیحدہ مجددِ صدی کا سوال پیدا نہیں ہوتا خود خلیفۂ راشد ہی مجددِ صدی بھی ہوتا ہے +

(باقی)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے والد مکرم چوہدری عبد الرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اپریشن ہو چکا ہے لیکن زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔

احباب جماعت والد صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(عبد السمیع خان)

اعلاناتِ نکاح

(۱) مکرم چوہدری حامد احمد خان صاحب ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی کا نکاح عزیزہ قمر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کے ہمراہ مورخہ ۲۸ فتح ھ۱۳۴۷ (دسمبر ۱۹۶۸ء) کو مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین۔

(۲) مورخہ ۲۹/۱۲/۶۸ کو مسجد احمد فیکٹری ایریا دار الرحمت غربی ربوہ میں بعد نماز مغرب میری بیٹی عزیزہ پروین اختر کا نکاح اشرف احمد خان صاحب ابن عبد المجید خان صاحب مرحوم آف ساہیوال شہر کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد حسن خان
گلگشت کالونی ملتان

قرآن کریم کی فضیلت و اہمیت

(مکرم محمد ذکریا خان صاحب آف کوئٹہ)

(۲)

قرآن مجید کی ترتیب و جمع

کیا قرآن مجید میں کوئی ترتیب مد نظر ہے؟ یعنی اس میں کوئی معنوی ترتیب ہے۔ یورپ والے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ترتیب نہیں نعوذ باللہ بے ربط کلام ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ بعض مسلمان علماء نے بھی اس کو تسلیم کر لیا ہے کہ قرآن میں نعوذ باللہ کوئی ترتیب نہیں۔ حالانکہ کسی کتاب کا بے ربط ہونا ایک بھاری نقص ہوتا ہے۔ اور اگر اس میں ترتیب ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ترتیب اس طرح کوئی نہیں رکھی گئی جس طرح نازل ہوئی تھی۔ پہلی اتری ہوئی آیتیں پیچھے اور پچھلی پہلے کر دی گئی ہیں۔ سورۃ علق پہلے پہلے نازل ہوئی مگر بعد میں رکھی گئی اور فاتحہ بعد میں نازل ہوئی مگر پہلے رکھی گئی اسی طرح اور آیات کو بھی آگے پیچھے رکھا گیا ہے

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ کیوں نہ قرآن کریم کو اسی ترتیب سے جمع کیا گیا جس ترتیب سے قرآن کریم نازل ہوا تھا؟ بعض دشمنانِ اسلام اور بعض مسلمانوں تک نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ سورتوں کی لمبائی چھوٹائی کے لحاظ سے قرآن کریم کو جمع کر دیا گیا ہے اور کسی معنوی ترتیب کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ حالانکہ قرآن کریم کی سورتوں کی موجودہ ترتیب خود اس دعوے کو باطل کرتی ہے سورۃ فاتحہ جو قرآن کریم کی بہت ہی چھوٹی سورۃ ہے وہ قرآن کریم کے شروع میں ہے۔ اس کے بعد سورۃ بقرہ ہے۔ یہ سورۃ کلام الٰہی کے نزول کے چودھویں سال میں نازل ہونی شروع ہوئی اور کئی سال میں مکمل ہوئی۔

اس کے بعد سورۃ آل عمران ہے جس کے ۲۰ رکوع ہیں چوتھی سورۃ سورۃ النساء ہے جس کے ۲۴ رکوع ہیں اسی طرح اگلی سورتوں میں بھی کئی جگہ فرق ہے۔ پس یہ کہنا کہ لمبائی کے مطابق سورتوں کو آگے پیچھے رکھ دیا گیا ہے درست نہیں

۲۔ قرآن کا جمع کرنا کسی بندہ کا فعل نہیں اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فعل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔

(القیامۃ ع ۱)

یعنی قرآن کریم کا جمع کرنا اور اس کا دنیا میں پھیلانا یہ دونوں کام میں خود کروں گا اور میرے خاص حکم اور نگرانی سے یہ کام ہوں گے۔ پس ایک مسلمان کے نزدیک تو یہ انسانی کام ہو ہی نہیں سکتا۔

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ سب سورتوں کے مضامین میں گہری ترتیب موجود ہے اگر صرف لمبائی اور اختصار پر انہیں آگے پیچھے رکھا گیا تھا تو پھر سورتوں کے مضامین میں جوڑ اور اتصال کیونکر پیدا ہو گیا۔

یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر موجودہ ترتیب خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو کیوں نہ اسی ترتیب میں اتارا جو اس وقت موجود ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کلام حکیم کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ اس کے اترنے کی ترتیب اور اس کے جمع کرنے کی ترتیب الگ الگ ہو۔ جب کوئی ایسا نبی دنیا میں آئے جو نئی شریعت لانے والا ہو اور جس نے عقائد اور اعمال کے متعلق ایک مکمل ہدایت نامہ دنیا کو دینا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ترتیب نزول کے لحاظ سے اس کے الہام کا ابتدائی حصہ ترتیب تدوین کے لحاظ سے ابتدائی نہ ہو۔ کیونکہ جن باتوں کی ابتدائی دعویٰ کے وقت جبکہ لوگ اس نئے دین سے بالکل ناواقف ہوں گے سب سے پہلے پیش کرنے کی ضرورت ہو گی وہ ان باتوں کو اس وقت سب سے پہلے پیش کرنے . . . .

. . . . کی ضرورت نہیں ہو گی۔ جبکہ لوگ اس کے کلام سے ایک حد تک واقف ہو چکے ہوں گے۔

پس اس حکمت کے مطابق قرآن کریم کے نزول کی ترتیب اور ہے اور اس کے جمع کرنے کی ترتیب اور ہے۔

احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی آیات نازل ہوتیں تو آپ کاتبوں کو بلوا کر حکم فرما دیتے تھے کہ فلاں آیت کو اس جگہ پر رکھو اور فلاں کو فلاں جگہ پر (ابوداؤد و ترمذی)

سورۃ علق سب سے پہلے نازل ہوئی یا اس کی بعض آیات پہلے نازل ہوئیں۔ اس میں تبلیغ کے شروع کرنے کا حکم ہے اور بتایا ہے کہ تبلیغ کا حق انسان پر اسی لئے ہے کہ اس کا ایک رب ہے۔ جس نے اسکو پیدا کیا ہے۔

پس تبلیغ کے لئے بعض آیات پہلے نازل ہوئیں اور ان کو ترتیب قرآن میں بعد میں رکھا گیا۔ اسی طرح سورۃ مدثر پہلی سورتوں میں سے ہے اس کی ابتدائی آیات بھی اس مضمون کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

یعنی اے ماموریت کا خلعت پہننے والے اٹھ اور لوگوں کو ہوشیار کر اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر

اسی طرح سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات بھی اسی ضمن میں بیان ہوئی ہیں فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ؕ

یعنی اے نبوت کی چادر اوڑھنے والے رات کو جاگ کر عبادت کیا کر نصف رات یا نصف رات سے کم یا نصف سے زیادہ عبادت میں گذار اور قرآن کو پڑھتا رہا کر کیونکہ ہم تجھ پر ایک ایسی ذمہ داری نازل کرنے لگے ہیں جس کا اٹھانا آسان کام نہیں۔ نہ توریت۔ نہ انجیل اور نہ کسی کتاب میں یہ حکمت مد نظر رکھی گئی ہے کہ ابتدائے نزول میں پہلے مخاطبین کو مد نظر رکھ کر اور ترتیب ہو اور مذہب کی اشاعت کے بعد اس وقت کے لوگوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اور بعد میں آنے والے لوگوں کا خیال کرتے ہوئے کتاب کے مضامین کی ترتیب اور ہو۔ پس قرآن کریم کی نزول کی ترتیب اور جمع کی ترتیب میں جو فرق ہے قابل اعتراض نہیں بلکہ قرآن کریم کی فضیلت اور برتری کی ایک علامت ہے۔

ترتیب قرآن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں نہ صرف ہر آیت کو دوسری آیت کے مضمون کے ساتھ رابطہ ہے بلکہ ہر سورۃ اپنی سے پہلی اور پچھلی سورتوں کے مضمون سے وابستہ ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کمال ہے کہ بعض سورتوں کے مجموعوں کا دوسری سورتوں کے مجموعوں سے بھی تعلق ہے۔ اور اسی طرح ایک زبردست اتصال ہے جو سورۃ فاتحہ کی بسم اللہ سے لے کر سورۃ الناس کی آیت مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ تک پایا جاتا ہے۔"

اعلان نکاح

عزیزم سعید احمد قریشی ولد محمد عثمان مرحوم بریلوی کا نکاح مسماۃ رضیہ شہناز بنت محمد اکرام قریشی بریلوی سے مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں مورخہ ۱۲ ۸ ۶۸ کو پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ رشتہ جانبین کے واسطے بابرکت ہو۔

قمر احمد قریشی بریلوی
سیکرٹری مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت۔ مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر کو۔

چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب

شہر گوجرانوالہ کے ان مجاہدین تحریک جدید کی لسٹ جنہوں نے اپنا وعدہ سو فیصدی ۹ ماہ رمضان المبارک تک ادا کر دیا ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	نام مجاہدین		وعدہ
۱	ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی	..	۳۳
۲	بابو اقبال محمد خان صاحب	..	۸۰۰
۳	اہلیہ صاحبہ و بچگان بابو صاحب	..	۱۰۰
۴	شیخ معراج الدین صاحب	۴۵	۲۱
۵	میر محمد اسلم ؍	..	۱۰۲
۶	چوہدری خورشید احمد صاحب	..	۱۰۱
۷	ماسٹر محمد شفیع صاحب ؍	..	۵
۸	اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم	۵	۲۳
۹	سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب	..	۲۰
۱۰	شیخ مختار نبی صاحب	۴۳	۲۰
۱۱	بابو عبدالکریم صاحب	۷۰	۱۶
۱۲	ماسٹر عبدالعزیز ؍	..	۲۱
۱۳	بابو محمد رمضان صاحب	..	۲۰
۱۴	صاحبزادگان میر محمد اسلم صاحب	..	۲۲
۱۵	شیخ سلیم محمود صاحب	۳۷	۱۸
۱۶	والدین بابو اقبال محمد خان صاحب	..	۵۰
۱۷	والدہ اہلیہ صاحبہ ؍ ؍	..	۵۰
۱۸	اسعد محمود صاحب گوندل	۵۰	۱۵
۱۹	میر محمد حنیف صاحب	۵۰	۱۱
۲۰	قاضی نذیر احمد صاحب لدھیے والا	..	۱۵
۲۱	بابو اقبال الٰہی ؍	..	۲۸
۲۲	اشفاق احمد صاحب گوندل	..	۱۲۶
۲۳	ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	..	۲۰۰
۲۴	محمد افضل ؍	۵۰	۶۱
۲۵	فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد افضل صاحب مرحوم	۷۵	۱۱
۲۶	امۃ اللطیف صاحبہ بنت شیخ مختار نبی صاحب	۱۲	۱۰
۲۷	حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک غلام علی صاحب	۷۵	۸
۲۸	صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو بشیر احمد صاحب ککڑ مرحوم	۷۵	۸
۲۹	سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو فضل الٰہی صاحب مرحوم	..	۷
۳۰	نعمت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد رمضان صاحب	۷۵	۱۰
۳۱	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب	۷۵	۱۱
۳۲	صادقہ بیگم صاحبہ بنت گیانی عباداللہ صاحب	..	۱۴
۳۳	عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالکریم صاحب	..	۱۰
۳۴	مراد علی صاحب زرگر	۳۷	۱۰
۳۵	شیخ مبشر احمد صاحب	..	۲۴
۳۶	چوہدری محمود صاحب	..	۱۵۰
۳۷	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد انور صاحب	۲۵	۱۰
۳۸	جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد اصغر صاحب	۲۵۰	۱۰
۳۹	مریم صادقہ صاحبہ اہلیہ میر محمد اکبر ؍	۵۰	۱۰
۴۰	حمیدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ میر محمد اکرم ؍	۵۰	۱۰
۴۱	میر محمد اکرم صاحب	..	۲۵

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر)

سیکرٹریان تحریک جدید کی مساعی

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت نے سال نو کے وعدوں کو ۵۳۴۰۰۰ روپے تک پہنچا دیا ہے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ اس سال وعدوں میں کم از کم چوالیس فیصد اضافہ ہونا کرنا ہے۔ اسلئے سیکرٹریان تحریک جدید کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اپنے محبوب امام کے ارشاد کی تعمیل کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کریں۔ مثال کے طور پر مکرم ماسٹر محمد یٰسین صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کوئٹہ کے خط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"گزشتہ سال ہماری جماعت کے تیرہ ہزار روپے کے وعدہ جات تھے۔ لیکن اس سال میں کا اس تحریک پر کہ تحریک جدید والے ایسے احباب کے نام معاونین میں لکھیں گے جو کم از کم ایک ہزار روپے کا وعدہ کریں گے کئی احباب نے ہزار ہزار کے وعدے لکھوا دئے ہیں۔ اسلئے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے سولہ ہزار کے وعدہ جات ہو چکے ہیں"

دیگر جماعتوں کے سیکرٹریان تحریک جدید بھی حتی المقدور اضافہ کی کوشش کریں۔ تو امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی بہت جلد تعمیل ہو سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(دفتر وکیل المال اول)

احمدی مستورات کے نیک نمونے

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے مستورات نے اپنے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

۲۸۵ - محترمہ صبیحہ صاحبہ زوجہ ملک ممتاز احمد صاحب بھلکہ ضلع سرگودہا۔ ڈنڈی طلائی ایک عدد

۲۸۶ - محترمہ طاہرہ جبین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بہاولپور۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۸۷ - محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ورک علی پور ضلع لاہور۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی کی قرارداد تعزیت

بروفات حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

جماعت احمدیہ کراچی کے جملہ اراکین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کا وجود بڑا نافع الناس تھا اور آپ بڑے دعا گو بزرگ تھے۔ جماعت کراچی کو اکثر آپ کی دعاؤں اور نصائح سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اسلئے بھی جماعت کراچی کو حضرت مولوی صاحب کے انتقال سے بہت صدمہ پہنچا! ــــ جماعت کراچی مولوی صاحب کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی و دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی برکات کا وارث بنائے۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

جماعت احمدیہ کراچی

حلقہ ایسے سینیا لائن

اہلیہ مرزا امیر دار محمد صاحب ۴۰۰
اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب لقاپوری ۵
ڈپٹی محمد حسین صاحب ۴۷/- ۲۱۰
ہوشی مبارک احمد صاحب مرحوم ۵۰۰/-
ڈاکٹر امین الدین صاحب ۵۰۰/-
ملک محمد شفیع صاحب ۱۰۰/-

حلقہ پیر الٰہی بخش کالونی

میجر سید محمود احمد شاہ بخاری صاحب ۱۰۰/-
سیدہ فہمیدہ بخاری صاحبہ اہلیہ میجر صاحب ۱۰۵/-
والدین میجر محمود احمد شاہ صاحب بخاری ۱۰۰/-
متوفی رشتہ داران ۱۰۰/-
سید منصور احمد بخاری صاحب ۱۰۰/-
سید اقبال محمود بخاری صاحب ۱۰۰/-
〃 کلیم محمود بخاری صاحب ۱۰۰/-
〃 کمال محمود بخاری صاحب ۱۰۰/-
〃 نعیم محمود بخاری صاحب ۱۰۰/-
سیدہ درثمین بخاری صاحبہ ۱۰۰/-
سیدہ درعدن ریحانہ بخاری صاحبہ ۱۰۰/-
سیدہ درشاہوار 〃 ۱۰۰
اہلیہ سیٹھ معین الدین صاحب ۲۵/-
آمنہ بی صاحبہ اہلیہ سیٹھ عبدالکریم صاحب ۲۰/-
مرزا فضل الرحمٰن صاحب ۱۵۰/-
طارق محمود صاحب ۵/-
خواجہ سعید احمد صاحب بٹ مع اہلیہ صاحبہ ۲۰۰/-

حلقہ جنوبی

ڈاکٹر جلال الدین صاحب ۱۰۰۰/-
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرحومہ ۲۰۰۰/-
(ڈاکٹر جلال الدین صاحب)
اہلیہ صاحبہ جی ایم نذیر صاحب ۱۰/-
کمانڈر منظور الحق صاحب ۱۰۰۰/-

حلقہ جیکب لائنز

ڈاکٹر مظہر الحق صاحب ۶۰۰/-
رضیہ مہر صاحبہ ۲/-
امۃ الرحمٰن صاحبہ ۱۵/-
(اہلیہ میر احسان اللہ صاحب)
محترمہ کرم بی بی صاحبہ
اہلیہ چوہدری کرم دین صاحب ۱۷/-
سائرہ بیگم صاحبہ
اہلیہ عبدالمجید صاحب ۵/-
نسرین طاہرہ صاحبہ
بنت عبدالمجید صاحب ۵/-
عابدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ عبداللطیف صاحب ۵/-
عبدالحمید خان صاحب ۳۰۰/-

بشیر احمد صاحب ڈرائیور ۱۱۱/-
چوہدری ضمیر احمد صاحب ۵/-

دستگیر سوسائٹی

امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ چوہدری
ظفر اللہ خان صاحب ۲۵/-
داؤد احمد صاحب طاہر ۲/-
چوہدری صنوبر احمد صاحب چیمہ ۱۰۰۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری مبارک احمد صاحب ۲/-
چوہدری یوسف علی صاحب ۲۰/-
محمد سبحان قریشی صاحب ۱۵/-
میاں سراج الدین صاحب ۱۰/-
چنداں بی بی صاحبہ ۵/-
(اہلیہ میاں سراج الدین صاحب)
شمیم النساء صاحبہ اہلیہ
کوثر باجوہ صاحب ۱۵/-
شکور باجوہ صاحبہ ۱۰/-
عارفہ شمیم کوثر صاحبہ ۵/-
آنسہ شمیم کوثر صاحبہ ۵/-
حبیب نذیر صاحبہ اہلیہ
قریشی محمود احمد صاحب ۵۰/-
داؤد احمد صاحب قریشی ۳۰۰/-
محمود احمد صاحب قریشی ۱۰/-
نصیر احمد شاہ صاحب ۵/-
والدہ صاحبہ مختار احمد صاحب ۵۰/-
نصرت جبین صاحبہ اہلیہ
مختار احمد صاحب ۵۰/-
انیسہ بیگم صاحبہ ۵/-
چوہدری نصیر احمد صاحب طاہر ۵/-
محمد ذکریا صاحب ۱۰

حلقہ ڈرگ روڈ

مرزا ادریس بیگ صاحب ۵/-
رفیق احمد خان صاحب ۱۰/-
چوہدری عبدالعزیز صاحب ۹۵/-
اہلیہ صاحبہ 〃 ۵/-
امۃ القدیر فرحت صاحبہ
اہلیہ راجہ ناصر احمد صاحب ۱۰۰/-
محمد فاضل صاحب ۹۰/-
فضل حق صاحب ۳۲/-
محمود عبداللہ خان صاحب ۵۰/-
محمد یعقوب خان صاحب ۱۳۲/-
شریف احمد صدیقی صاحب ۱۶/-
سید نذیر احمد صاحب ۵۳/-
ممتاز علی صاحب (خیلز جماعت) ۱۰/-
اسکواڈرن لیڈر محمود احمد صاحب
باجوہ ۱۰۰۰/-

حلقہ ڈرگ کالونی

ڈاکٹر شیخ محمد ارجمند صاحب ۳۰۰/-
چوہدری محمد حسین صاحب ۲۰۳/-
مرزا اناہ بیگ صاحب ۳۲۵/-
پیر محمد اکبر شاہ صاحب ۳۴/-
ولی احمد صاحب ۵/-
عثمان علی صاحب ۱۰۰/-

حلقہ رام سوامی سعید منزل

چوہدری اللہ داد خان صاحب ۱۰۰/-
نور جہاں صاحبہ اہلیہ مرزا
عبدالرحیم بیگم صاحب ۱۰/-
صفیہ صدیقہ صاحبہ
اہلیہ عبدالحمید ارشد ۵۰/-
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ
سید محمود صاحب ۷۰/-
بیگم رفیق احمد صاحب ۱۰۰/-
ماسٹر امین الدین عباسی صاحب ۱۵۰/-
امانت خاتون صاحبہ ۵/-
نجمہ عرفانی صاحبہ ۱۰/-
سلمہ رمضان صاحبہ ۵/-
بشریٰ رمضان صاحبہ ۵/-
نعیمہ پراچہ صاحبہ ۵۰/-
خواجہ عبداللطیف صاحب ۵۰۰/-
خورشید عنایت اللہ صاحبہ
اہلیہ بابو عنایت اللہ صاحب ۳۰۰/-
طیبہ کوثر بنت بابو عنایت اللہ صاحب ۳۰/-

فہیم رومی صاحبہ ۳۰/-
قمر النساء صاحبہ ۱۰۱/-
امۃ القدیر صاحبہ ۱۰/-
البستانی لئیقہ صاحبہ ۱۰/-

حلقہ سعود آباد

سید عبدالکریم صاحب ۵۱/-
قریشی بیگم صاحبہ ۴۱/-
حافظ محمد حنیف صاحب ۱۷/-
محمد شفیع ہاشمی صاحب ۵۰۰/-
والدین 〃 〃 ۵۱/-
والدین چوہدری عبدالحمید صاحب ۲۰/-
بچگان چوہدری عبدالحمید صاحب ۲۰/-
آغا محمد عبداللہ صاحب ۷۵/-
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ
آغا محمد عبداللہ صاحب ۲۲/-
مولوی محمد نواز صاحب ۱۰/-

حلقہ صدر

مولانا عبدالمالک خان صاحب ۵۰۰/-
والدین 〃 ۱۰۰/-
عبدالرب انور صاحب ۱۰۱/-
جمیلہ عرفانی صاحبہ ۳۹۴/۵۰
بیگم ڈاکٹر محمد علی صاحب اختر ۱۰۰/-
عبدالستار علیم صاحب ۱۰۰/-
ملک حنیف علیخان صاحب ۱۰۰/-
اقبال احمد صاحب ۴۰/-
منیر احمد صاحب بہار ۲۵/-

جماعت احمدیہ کا ۷۷ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اول

تو وہ ہمیں ایک سو روٹی (فی گھر) توے کی پکا کر دیں ... اگر چھ سو گھر رضاکارانہ خدمت پیش کر دیں۔ تو ضرورت کے وقت ساٹھ ہزار روٹی چند گھنٹوں کے اندر مل سکتی ہے"

(الفضل ۴ فروری ۶۸ء)

اسی طرح جلسہ کے موقع پر باہر سے آنے والی مستورات کے متعلق حضور نے فرمایا:-

"تیسری چیز یہ ہے کہ ضروری ہے کہ مہینہ ختم نہ ہو کہ ایک سو لوہ (لوہ ایک بڑے توے کو کہتے ہیں) افسر صاحب جلسہ سالانہ مزید کر مجھے رپورٹ دیں اور اگلے جلسہ پر ایک سو چولہے بھی ضرورت پر کام آنے کے لئے پہلے سے تیار ہوں اور وہاں لکڑیاں بھی موجود ہوں تا ضرورت پڑے تو ان لوہوں سے کام لیا جا سکے ... اس کے لئے چھ سو احمدی بہنیں وقت سے پہلے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کر دیں۔ اور رجسٹروں میں ان کے نام جماعت کے لحاظ سے درج ہونے چاہئیں تا ضرورت پڑنے پر روٹیاں پکا سکیں ... ہمیں ہر چیز کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں فراست اور عقل اور ہمت دی ہے اور اس لئے دی ہے کہ دنیا یہ دیکھے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جو آزمائش اور امتحان کے وقت ناکام ہونا جانتی ہی نہیں ناکامی ان کی قسمت میں نہیں ہے"۔

(الفضل ۲ فروری ۱۹۶۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر ایثار پیشہ احمدی خواتین نے جس والہانہ طور پر لبیک کہا وہ تاریخ احمدیت کا ایک سنہری باب ہے۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے الفضل میں اعلانات کے ذریعہ اور مقامی لجنات کی تنظیم کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک کو احمدی خواتین تک پہنچا کر انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آئندہ جلسہ پر یہ خدمت بجا لانے کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں۔ چنانچہ امسال جلسہ پر ایسا ہی ظہور میں آیا۔

امتحان میں غیر معمولی کامیابی

ہر چند کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سابقہ ہدایات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے محترم سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے لنگر خانوں کے انتظام کو بہتر اور ہر لحاظ سے تسلی بخش بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور دارالصدر کے مرکزی لنگر میں پہلی بار سوئی گیس سے کھانا پکانے کا خصوصی اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب ثابت ہوا۔ تاہم آپ نے بوقت ضرورت مستورات سے روٹی پکوانے کے متعلق حضور ایدہ اللہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ربوہ کے ان چھ سو گھروں میں سے جنہوں نے حکم ملنے پر روٹیاں پکا کر دینے کے لئے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کی تھیں ۵۸۶ گھروں میں پانچ پانچ سیر فی گھر کے حساب سے آٹے کی تھیلیاں پہلے ہی بھجوا دی تھیں اسی طرح باہر سے تشریف لانے والی رضاکار مستورات کے لئے ایک باپردہ لنگر خانہ کا انتظام بھی کر دیا گیا تھا جس میں فی الحال تجربۃً ۲۰ تنوریاں اور لوہوں کے لئے چالیس چولہے تیار کئے گئے تھے اس لنگر کی ضروریات کو پورا کرنے اور اسے صحیح حالت میں رکھنے کی ذمہ داری مکرم عبداللطیف خان صاحب (عرف ننھا) پر ڈالی گئی تھی اگرچہ مرکزی لنگر خانوں کا انتظام درست ہونے کے باعث گھروں میں روٹی پکوانے کی چنداں ضرورت تو نہ تھی پھر بھی تجربۃً ان سب گھروں سے جنہیں پانچ پانچ سیر آٹا مہیا کیا گیا تھا جلسہ کے ایام میں روٹی پکوائی گئی۔ چنانچہ اس امر کے باوجود کہ ان سب گھروں میں بکثرت مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور مستورات ان کی مہمان نوازی میں بے حد مصروف تھیں پھر بھی انہوں نے بڑی خوشی اور بشاشت کے ساتھ روٹیاں پکا کر دیں۔ اس طرح ربوہ کی مستورات نے مجموعی طور پر ۳۵ ہزار روٹیاں اپنے گھروں میں پکا کر لنگر خانوں میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ۵۸۶ گھروں میں سے کوئی ایک گھر بھی ایسا نہ تھا جس نے روٹی پکانے سے معذوری ظاہر کی ہو یا بروقت روٹیاں لنگر خانہ میں نہ پہنچائی ہوں۔

اسی طرح بیرون جات سے آئی ہوئی رضاکار خواتین نے ۲۷ دسمبر کی شام کو حکم ملنے کے نصف گھنٹہ کے اندر اندر زنانہ لنگر خانہ میں پہنچ کر روٹیاں پکانی شروع کر دیں انہوں نے ۳ بجے شام سے ۶ بجے شام تک مسلسل کام کر کے بارہ ہزار روٹیاں پکائیں ۲۸ دسمبر کی صبح کو ۶ بجے سے ۹ بجے تک گیارہ ہزار روٹیاں اور ۲۸ دسمبر کی شام کو ۲ بجے سے ۵½ بجے تک ساڑھے سترہ ہزار روٹیاں پکا دکھائیں۔ انہوں نے اس قدر محنت خلوص اور دلی بشاشت کے ساتھ مسلسل کام کیا اور اس قدر مستعدی سے روٹیاں لگائیں کہ جس کی کہیں اور مثال ملنی ناممکن ہے ان تین اوقات میں انہوں نے جو روٹیاں پکائیں ان کی مجموعی تعداد چالیس ہزار پانچ سو (۴۰۵۰۰) بنتی ہے اس لحاظ سے ربوہ کی مستورات اور بیرون جات سے تشریف لانے والی مستورات نے جلسہ کے ایام میں (۳۵۰۰۰ + ۴۰۵۰۰) ۷۵ ہزار پانچ سو روٹیاں پکا کر لنگر خانوں میں بھجیں۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا اور اس طرح امتحان و آزمائش میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری اتریں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایثار پیشہ احمدی خواتین نے امسال جس والہانہ طریق پر حضور ایدہ اللہ کی اس مبارک تحریک پر لبیک کہا۔ اس کے ضمن میں لائل پور کی ایک بی اے پاس طالبہ علم کی مثال خاص طور پر قابل ذکر ہے اس باہمت طالبہ علم اور اس کے ایک بھائی نے اس سال کے اوائل میں حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے شروع سال سے ہی تنور میں روٹی لگانے کی مشق شروع کی حتیٰ کہ ایک ہی وقت میں پندرہ پندرہ سیر آٹے کی روٹی بھی پکائی تا کہ اگر جلسہ سالانہ کے موقع پر روٹی پکانے کی ضرورت پیش آئے تو وہ زیادہ سے زیادہ روٹیاں پکا کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں۔ پس باہمت طالبہ علم کا اخلاص کام آیا اور جب امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین کو امتحاناً روٹی پکانے کے لئے کہا گیا تو اس نے نہایت جانفشانی سے مسلسل کئی کئی گھنٹے تک روٹی پکانے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے خوشنودی کا اظہار

ایثار پیشہ احمدی خواتین کے اس عظیم الشان کارنامہ پر جو انہوں نے ایام جلسہ میں ۷۵ ہزار سے زائد روٹیاں پکا کر سرانجام دیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ جماعت کی طرف سے ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے اختتامی اجلاس میں ایک نہایت اہم علمی موضوع پر اپنی بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمانے سے قبل فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ میں سب بھائیوں کی طرف سے ان سب بہنوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اپنا عہد پورا کر دکھایا۔ آج صبح ۵ بجے کے قریب منتظمین نے محسوس کیا کہ کہیں روٹی کی تعداد میں کمی واقع نہ ہو جائے انہوں نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو اطلاع دی کہ وہ لوہوں پر اور چھوٹی تنوریوں پر بہنوں سے رضاکارانہ طور پر روٹیاں پکوا کر بھجوائیں چنانچہ نصف گھنٹہ کے اندر اندر مستعد اور فدائی بہنیں ضرورت سے زیادہ تعداد میں زنانہ لنگر خانہ میں پہنچ گئیں اور روٹیاں پکانی شروع کر دیں وہ روٹیاں پکاتی رہیں حتیٰ کہ تھوڑے سے وقت میں انہوں نے ۹½ ہزار روٹیاں پکا کر مہیا کر دیں (وہ بعد میں بھی پکاتی رہیں چنانچہ اس صبح انہوں نے گیارہ ہزار روٹیاں پکائیں) یہ سب بہنیں شکریہ کی مستحق ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور ساری جماعت کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہمیں بھی توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ ہم ہنگامی ضروریات اور مستقل ضروریات فراہم کرنے کے لئے ہمیشہ ہی دلی بشاشت کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے رہیں"

اللہ اللہ! ان ایثار پیشہ بہنوں کی یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ انہیں اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت ہی مبارک تحریک پر لبیک کہنے اپنے عہد پر جو انہوں نے آج سے ایک سال قبل کیا تھا قائم رہنے اور بوقت ضرورت آنے پر کمال بشاشت اور دلی مسرت کے ساتھ پورا کر دکھانے اور اس طرح محبت و اطاعت اور خدمت و فدائیت کی ایک درخشندہ مثال قائم کر دکھانے کی توفیق ملی اور پھر بفضل اللہ تعالیٰ انہوں نے اس شان سے یہ مثال قائم کر دکھائی کہ حضور ایدہ اللہ نے ان کے اس کارنامہ کو سراہا اور اس پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پوری جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

الغرض ہمارا ستترواں نہایت درجہ مقدس و بابرکت للّٰہی جلسہ سالانہ عظیم الشان خدائی نشانوں کا مظہر ثابت ہوتے ہوئے حسب وعدۂ الٰہی اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے ہزارہا احباب کو بے شمار خدائی رحمتوں فضلوں اور برکتوں سے مالا مال کرنے اور خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ کے نئے عزائم نئے حوصلوں اور نئے ولولوں سے ہمکنار کرنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ہمارے اس للّٰہی جلسہ سالانہ کی یہ عظیم الشان کامیابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور خلافت ثالثہ کی حقانیت کی آئینہ دار ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴